ہونا ضروری ہے۔

Between Tears & Laughter (آنسوؤں اور ہنسی کے درمیان) مصنفہ: لن یوٹانگ (Luiyutong) ۔ صفحات ۲۱۶ ۔

یہ کتاب ایک چینی عالم کی فکری کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس کا مرکزی موضوع "امنِ عالم" ہے مصنف نے نہایت ہی عمدگی کے ساتھ اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ بدامنی اور قتل و غارت چند سطحی اور مصنوعی اسباب کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کی اصل وجہ ہماری فکری کجی ہے۔ اس لیے اگر ہم موجودہ صورتِ حال میں اصلاح چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے فکر و نظر کے زاویوں میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ وہ کہتا ہے :۔

"امن کی کوئی تدبیر بھی امن کے فلسفے کو اپنائے بغیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اپنے خیالات میں تبدیلی پیدا کریں بلکہ انسانی مسائل کو سمجھنے کے جو ڈھنگ ہم نے بالعموم اختیار کر رکھے ہیں ان کو بھی بدل دیں۔ اس زمانہ میں انفرادی اخلاق اور خصوصاً بین الاقوامی اخلاق کا معیار تو نہایت ہی پست ہو چکا ہے۔ کیا یہ کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ لوگ جنگی فلسفے اور جنگی نفسیات کی تعلیم پائیں، جنگی سیاست کے پرستار ہونے کے ساتھ ساتھ جنگی ساز و سامان سے لیس بھی ہوں اور پھر جنگ سے محفوظ رہیں۔"

"جنگ اور امن کا زیادہ تر انحصار ہر عہد کے بنیادی افکار پر ہوتا ہے۔ اس لیے امنِ عالم درحقیقت انسانی فطرت کا مسئلہ ہے۔ امن کا تعلق ایمان اور یقین سے ہے اور اس کے بغیر ہم تباہی سے کسی صورت بھی بچ نہیں سکتے۔ ہم بدقسمتی سے ایک ایسی نسل ہیں جن کا سرے سے کوئی ایمان ہی نہیں"

پھر وہ انسانیت کے متعلق مغربی طرزِ فکر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"مغرب نے زندگی کا جو تصور ہمیں دیا ہے وہ تقریباً ۹۵ فیصدی مادی ہے۔ مادیت ہمارے افکار پر پوری طرح غالب ہے۔ اور یہی ہماری امن کی تدابیر میں سب سے بڑا رخنہ ہے۔"

"کیا یہ درست نہیں کہ ہماری امن کی ساری تدابیر صرف ایک بنیاد پر قائم ہیں کہ اقتصادی ترقی نے جو برائیاں پیدا کی ہیں ان کا ازالہ افزایش دولت سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک فلسفۂ امن کی عملی تعبیر بھی اشیا کا تبادلہ اور مادی خوش حالی ہے۔ اس حقیقت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے کہ نفع اندوزی کا جذبہ ہی جنگ و جدال کا اصل سبب ہے۔"

"جب انسان مادہ پرستی کے علاوہ کوئی اور چیز سوچ نہیں سکتا تو انسانی عقل خود بخود اُس کی مادی خواہشات کی تابع ہو جاتی ہے۔ پھر اسی سے بغاوت اور اخلاقی بے حسی جنم لیتی ہیں۔"

امن کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتا ہے:۔

"امن کے قیام کی واحد صورت صرف ایک ہے کہ ہمارے دل امن کے جذبات سے لبریز ہوں۔ یہ ایک اندازِ فکر کا نام ہے۔ قوموں پر کبھی بھی باہر سے نہیں ٹھونسا گیا۔ یہ ایک خاص ذہنی کیفیت سے پیدا ہوتا ہے۔"

اس کتاب کا مطالعہ بھی تہذیبِ الحاد کے بہت سے گوشوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ جن لوگوں کو اس موضوع سے دلچسپی ہو انہیں اسے ضرور پڑھنا چاہیے۔